بزمِ اکرام

اکرآم امروہوی

جملہ حقوق بحقِ شاعر محفوظ

نام کتاب	:	بزمِ اکرام
شاعر	:	اکرام حسین نقوی
تخلص	:	اکرآم امروہوی
کمپوزنگ	:	قیصر مجتبیٰ نقوی لکی کمپیوٹرس محلّہ جعفری امروہہ
		موبائل نمبر:9837368576
تعداد	:	100

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انتساب

میری تمام تر فکری کاوشیں

میری اُستاد

مرحومہ شاہین بھابی کے نام

اکرام امروہوی

فہرست

۱۔ ہم نے دنیا میں حقیقت ہی حقیقت دیکھی

۲۔ ایک غزل ان پر کہوں دل چاہ رہا ہے بہت

۳۔ اس کا ایسے ظہور رہتا ہے

۴۔ تم سے ملنے کی رات یاد آئی

۵۔ اب زباں تک یہ آ نہیں پاتی

۶۔ جب مرا دل کسی سے ملتا ہے

۷۔ عاشقی جانفزا بھی ہوتی ہے

۸۔ تصویر ان کی دل میں چھپائے ہوئے تو ہیں

۹۔ کبھی کانٹوں سے کھیلو گے کبھی پھولوں کو چاہو گے

۱۰۔ یہ کشش اب بھی اس کی چاہ میں ہے

۱۱۔ کیوں کسی اور کو دکھ درد سناؤں اپنے

۱۲۔ زندگی جیسی زندگی نہ رہی

۱۳۔ پیار کے دیپ جلا لوں گا وہ آئیں تو سہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱۴۔ پاس آؤ تو کوئی بات بنے

۱۵۔ دعا نے کام کیا ہے یقیں نہیں آتا

۱۶۔ سب لوگ پوچھتے ہیں محبت میں کیا ملا

۱۷۔ میں نے دنیا میں حقیقت دیکھی

۱۸۔ آج کی رات پھر کہاں ہوگی

۱۹۔ وہ لب کہ جس سے ساغر و مینا دکھائی دے

۲۰۔ آپ سے آنکھ ملانا بھی ہے

۲۱۔ یہ کیا جادو ہے اے دل دیکھتا ہوں

۲۲۔ یاسمین کی شادی کا گیت

۲۳۔ زہرا کی شادی کا گیت

۲۴۔ پیاری بھنّو کا گیت

۲۵۔ رُشنا کی رُخصتی

اپنی بات

اپنی بات میں یہ ذکرِ حیات بھی ضروری ہے کہ میں بیباکانہ طور پر بیان کروں۔ شاعری سے بچپن سے شوق تھا علی گڑھ میں B.Sc. میں Advanced اردو لی تھی۔ جس کی بنا پر شعر و شاعری سے اور شوق بڑھ گیا شاید اس لئے کہ مزاج عاشقانہ ہے۔

یہ زندگی جہاں جیسے کا اک بہانہ ہے
مزاج میرا ازل سے ہی عاشقانہ ہے

مجھے دیگر شعراء کے بہت اشعار یاد تھے۔ بہت بیت بازی کی محفل میں ضرور بلایا جاتا تھے۔ علی گڑھ کے تعلیمی زمانے (1955-59) میں گفتگو کرتے وقت میں ضرور ہی ایک دو شعراء کے شعر پڑھتا تھا جو میری فطری عادت میں شمار تھا۔ میرے آسٹریلیا کے سفر کے خطوط میں میری کتاب ''سفر نامہ'' میں (Publish) ہیں۔ اُس میں بہت اشعار ہیں۔

میری شاعری اپنی بہن پیاری بھنّو کی شادی میں 1960 میں ایک گیت سے شروع ہوئی جو اس کتاب میں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میری شاعری صرف میری رومانوی فطرت کی عکاس ہے۔ یہ شوقیہ ہے۔ میں 1960 سے تسمانیہ آسٹریلیا میں مقیم ہوں۔ کولس بے تسمانیہ کا ایک بہت خوبصورت حصّہ ہے۔ میرے والد بابا جان نے 1985 میں کولس بے کا دورہ کیا، وہ اسے بہت پسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جنّت اس سے زیادہ خوبصورت نہیں ہو سکتی۔ میری زیادہ تر شاعری کولس بے کی خوبصورتی سے متاثر ہوئی ہے۔

میری شاعری بس تک بندی ہے جو میری ذہنی فکر کی عکاسی ہے۔ لندن میں میرے وطن عزیز امروہہ کی مرحومہ شاہین بھابی میری غزلوں کی اِصلاح فرماتی تھیں۔ لندن میں بھابھی مقبول شاعروں میں شمار کی جاتی تھیں۔ اُن کے شوہر نواب بھائی میرے محلّہ کٹکوئی کے ساکن تھے۔ بھابھی امروہہ کے کھانے بناتی تھیں۔ دونوں بہت محبت کرنے والے تھے۔ اُن کے گھر جا کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اپنے وطن امروہہ پہونچ گئے۔

یہ کتاب بھابی شاہین کے نام ہے میری خوش نصیبی ہے کہ امروہہ کے عظیم شاعر جناب نوشہ امروہوی نے اس کتاب کو مکمل کرنے میں میری مدد کی۔ میں اُن کا بہت ممنون و متشکر ہوں۔

اکرامؔ امروہوی

اکرام میرا دوست میرا ساتھی

ڈاکٹر امام مرتضیٰ نقوی (مرحوم)

اکرام حسین امروہہ کے ایک شریف خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق سادات نقویہ سے ہے اور سلسلۂ نسب حضرت سید حسین شرف الدین شاہ ولایت سے ملتا ہے جو ایک مشہور عارف تھے۔ اکرام حسین کا گھرانا امروہہ کے محلّہ کٹکوئی کا رہنے والا ہے۔ اکرام حسین 1940 میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد انعام حسین صاحب مرحوم کا شمار امروہہ کے معززین میں ہوتا تھا جو ایک انجینئر تھے۔ اکرام حسین کی تعلیم امام المدارس انٹر کالج میں ہوئی۔ انھوں نے وہاں سے 1955 میں ہائی اسکول کیا۔ اس وقت امام المدارس صرف ہائی اسکول تھا کالج نہیں ہوا تھا۔ اکرام حسین اسکول میں ہونہار طالب علم تھے۔ ان کی تعلیم سے رغبت اور ذہانت کو دیکھ کر ہر شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ مستقبل میں خوب نام پیدا کریں گے۔ اسکول میں اکرام حسین کی امتیازی خصوصیت یہ رہی کہ وہ تقریر کرنے کے بڑے شوقین تھے۔ اساتذہ انھیں تقریریں لکھ کر دیتے تھے اور وہ ہندوستان کے تعلیمی اداروں میں تقریری مقابلوں میں حصہ لینے جاتے اور انعام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حاصل کرتے ۔ ان کی اس کامیابی پر انھیں کالج میں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ۔ وہ دوستوں اور اساتذہ میں بڑے ہر دل عزیز لڑکوں میں تھے۔

ہائی اسکول کرنے کے بعد اکرام حسین علی گڑھ چلے گئے ۔ وہاں چار سال رہ کر مسلم یونیورسٹی سے بی ایس سی کیا اور پھر ان کے والد نے ان کو آسٹریلیا اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیج دیا۔ وہاں سے انھوں نے جیالوجی (Geology) میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ۔ اس کے بعد وہیں ان کو ملازمت مل گئی ۔ کچھ عرصے بعد وہ کنیڈا منتقل ہو گئے مگر وہاں چند سال رہ کر پھر آسٹریلیا واپس آ گئے ۔ یہاں وہ چیرٹی (Charity) کی طرف رجوع ہو گئے ۔ یہاں اس شعبہ میں انھوں نے نمایاں کارکردگی کی اور زندگی اسی کیلئے وقف کردی ۔ انھیں متعدد انعامات سے نوازا گیا۔ ہندوستان خصوصاً امروہہ کے لئے ان کی شخصیت قابل فخر ہے۔

اکرام حسین نے اپنی شادی اپنے والدین کی مرضی سے ایک آسٹریلین لڑکی سے کی ۔ جن سے تین اولادیں ہوئیں ۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ اکرام حسین نے اپنے بیٹے کی شادی امروہہ میں ہی اپنی بھتیجی سے کی اور خود ہر سال اپنے وطن آتے رہتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے قدم اپنی زمین پر ٹکے ہوئے ہیں ۔ انھوں نے وطن کو خیر آباد نہیں کہا۔ انہیں اپنے

#

وطن، اپنے عزیزوں اور دوستوں سے وہی لگاؤ ہے جو پہلے تھا۔ وہ اپنی روایات کو نہیں بھولے۔ وہ اپنی پرانی تہذیبی اور ثقافتی روایات کی آج بھی قدر کرتے ہیں۔ ان کا یہ جذبہ قابل مستحسن ہے کہ وطن اور قوم کے نوجوان اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوں ۔ وہ ہر ممکن طریقے سے اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ چالیس پچاس سال مغرب میں گزارنے کے بعد بھی وہ خالص مشرقی ہیں ۔ وہ قوالی کے بے حد شوقین ہیں ، جب یہاں آتے ہیں تو سماع کی محفلیں آراستہ کرتے ہیں ۔ انھیں یہاں کے کھانے بہت مرغوب ہیں ۔ مرچ مصالحے اور چٹ پٹے کھانے انھیں بہت پسند ہیں ۔ چالیس سال پہلے امروہہ کے جس ہوٹل پر وہ لسّی پیتے تھے وہاں آج بھی اس بوڑھے ہوٹل والے سے ملاقات کرتے ہیں اور لسّی کی فرمائش کرتے ہیں ۔

اکرام حسین نے اپنا سفرنامہ لکھا ہے تاکہ ماضی کی یادیں تازہ رہیں اور نوجوان پڑھنے والوں میں ایک تحریک پیدا ہو کہ ہم بھی اسی طرح ترقی کریں۔ اس سفرنامے سے بہت دلچسپ معلومات فراہم ہوتی ہیں اور مغربی تہذیب کے اچھے برے بہت سے گوشوں سے شناسائی کا موقعہ ملتا ہے ۔ یہ ہمیں اختیار ہے کہ کس کو دیکھیں اور کس کے لئے آنکھیں بند کر لیں ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے ہیرو۔ بھائی اکرام

نوشہ امروہوی

یقیناً یہ دنیا بڑی عجیب وغریب شے ہے جس کی زرخیز زمین پر خداوند تعالیٰ نے بڑے بڑے حسین وجمیل گلستاں سجائے ہیں اور ان گلستانوں میں نہایت خوش رنگ گل بوٹے پیدا کئے ہیں۔

بحمداللہ۔ کہ دنیا کے حسین چمنستانوں میں اس کرۂ ارض پر ایک ادبی گہوارہ امروہہ بھی اپنی روائتی شان وشوکت کے ساتھ اپنی ادبی چمک دمک کو صدیوں سے قائم رکھے ہوئے ہے۔ ادبی اندازِ فکر میں شعروشاعری کا بڑا دخل رہا ہے اور بفضلِ خدا اس امروہہ کو اس میدانِ شعروسخن میں فوقیت حاصل رہی ہے۔ میر تقی میرؔ جیسے ناخدائے سخن کے استاد حضرت میر سعادت علی امروہوی بھی امروہہ کے ہی چشم وچراغ تھے۔ جنکا ذکر میر تقی میرؔ نے خود اپنی کتاب میں کیا ہے۔

اس کے بعد مصحفیؔ امروہوی، منتظرؔ امروہوی، کلیمؔ امروہوی، شہبازؔ امروہوی، غمگینؔ امروہوی وغیرہم نے شاعری میں امروہہ کی پہچان کو بامِ عروج پر پہنچایا۔

اسی سلسلے کو آگے بڑھائیے تو ہمارے سامنے حضرت اکرامؔ نقوی امروہوی

کا نام جلی حروف میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ جناب اکرامؔ نقوی امروہوی ایک علمی ادبی ثقافتی اور طبی خانوادے کے روشن چراغ ہیں۔ اکرام بھائی میرے بڑے بھائی کی حیثیت اس ناطے بھی رکھتے ہیں کہ ان کے دو بھائی جناب اسلام حسین اور جناب انتظام حسین میرے ہم جماعت تھے۔ افسوس کہ وہ دونوں حضرات آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اللہ انکی مغفرت فرمائے۔ آمین الٰہی آمین۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ اکرامؔ امروہوی صاحب کے والد محترم حضرت ڈاکٹر انعام حسین صاحب نہ صرف ایک ادب دوست انسان تھے بلکہ فنِ موسیقی سے بھی انھیں زبردست لگاؤ تھا جس کی وجہ سے انکے دولت کدے پر اچھے اچھے فنکار تشریف لاتے تھے جنمیں ایک خاص نام امروہہ کے ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب ستیش چندر گپتا صاحب کا ہے اور چونکہ میرا بھی بچپن سے موسیقی سے جنون کی حد تک رابطہ رہا ہے اسی وجہ سے میں ان کے درِ دولت پر موسیقی کی بزم میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا رہتا تھا۔ عالیجناب ڈاکٹر انعام حسین صاحب قبلہ مجھ سے بیحد محبت کرتے تھے اور میرا شمار بھی اپنی اولادِ ذکور میں فرماتے تھے۔ غرضکہ اس خانوادے کو امروہہ میں ایک زبردست اہمیت وعزّت حاصل رہی ہے جو آج تک اسی طرح قائم ہے۔ بھائی اکرام صاحب نے علیگڑھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے بیرون ملک میں ہی سکونت اختیار کرلی ،لیکن انکا خاندانی ادبی ذوق ایک سمندر کی طرح انکے ذہن ول میں مد و جزر کی طرح موجزن رہا۔ ہر چند کہ انکا شعری سفر دورِ تعلیم سے ہی شروع ہو گیا تھا مگر وطن سے باہر رہکر بھی انھوں نے اس ذوق کو پروان چڑھایا اور غزل میں بڑے بڑے حسین مضامین نظم کر کے اپنا نام اچھے اور نامور شعراء کی فہرست میں درج کرالیا۔ آسٹریلیا اور لندن میں بڑی بڑی محافل اور مشاعروں میں انھوں نے اپنی فکری کاوشوں کو عوام کے سامنے رکھ کر زبردست داد و تحسین حاصل کی ۔ جس نے امروہہ کا نام روشن کرنے میں مزید رول ادا کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ بھائی اکرام صاحب نے اپنی فکری کاوشوں کے ذریعہ غزل کے لغوی معنی و مفہوم کو سمجھانے میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ روایتی شاعری میں بہت کم بلکہ شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے۔ یہ سلسلہ آج بھی آسٹریلیا میں قائم ہے ۔انکے کچھ اشعار نمونے کے طور پر پیش کرنا میں اپنی اس تحریر کی سعادت سمجھوں گا۔

تیرے کوچے میں آ کے کیا کرتا
کیا زمیں آسماں سے مل جاتی

بھول جاتا ہوں بے رخی تیری
جب بھی تو خوش دلی سے ملتا ہے

سوچتا ہوں کہ بجھا دوں میں یہ کمرے کا دیا
اپنے سائے کو بھی کیوں ساتھ جگاؤں اپنے

ہاتھ تو ہو کئی ملاتا ہے
دل ملاؤ تو کوئی بات بنے

آخیر میں میں ان کا چھوٹا بھائی ہونے کے ناطے بارگاہِ ایزدی میں انکی طویل عمر کی دعا کے ساتھ ساتھ انکے اس عظیم ادبی ذوق کو بھی قارئین کی داد و تحسین کا مرکزِ نظر رہنے کا خواہشمند ہوں ۔امید ہے کہ انکی یہ فکری کاوشوں سے مرصع کتاب ”بزمِ اکرام“ دنیا کے تمام ادبی حلقوں میں شہرت کی حامل ہوگی۔ انشاءاللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

ہم نے دنیا میں حقیقت ہی حقیقت دیکھی
یہاں دوزخ نظر آئی یہاں جنّت دیکھی

عشق میں آپ کے ہر حسن کی زینت دیکھی
ہر نفس ہم نے قیامت ہی قیامت دیکھی

ہم نے دیوانگی ذہنوں میں چھپا کر رکھی
لیکن اظہارِ تمنا ہی کی الفت دیکھی

چاند سے چہرے کی انگڑائی تھی وہ چاندنی رات
حسن ہی حسن ، محبت ہی محبت دیکھی

ایک بیمار محبت ہے فقط اے اکرآم
اس نے ہر چوٹ کے جلوے میں قیامت دیکھی

غزل

ایک غزل ان پر کہوں دل چاہ رہا ہے بہت
خود ہی کو میں بھول جاؤں جانے کیوں دھڑکا ہے بہت

دن ہو یا کہ رات ہو غفلت ہو یا بیداری ہو
اس کو دیکھا تو نہیں مگر سوچا ہے بہت

تشنگی بجھنے کے کیا کیا ہیں فسانے دیکھے
کبھی سمندر بھی ہے کم کبھی قطرہ ہے بہت

وہ یہاں آیا بھی ہے اور یہاں ٹھہرا بھی ہے
گھر میں یہاں اکرآم کے نورِ اجالا ہے بہت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

اس کا ایسے ظہور رہتا ہے
پاس رہتا ہے دور رہتا ہے

دل کی دھڑکن بتا رہی ہے مجھے
کوئی دل میں ضرور رہتا ہے

جب سے دیکھا ہے ان کے چہرے کو
میکشی کا سرور رہتا ہے

ایسے رہتا ہے اب وہ میرے قریب
جیسے آنکھوں میں نور رہتا ہے

حال اکرامؔ کا نہ پوچھ اے دوست
ہوش سے دور دور رہتا ہے

غزل

تم سے ملنے کی رات یاد آئی
خواب کی کائنات یاد آئی

رات آئی تو اسکے ساتھ مجھے
تیری ہر ایک بات یاد آئی

تم نے جب چاندنی کہا تھا مجھے
بات وہ تا حیات یاد آئی

میکشی تھی سرور تھا کیا تھا
بے خودی کی وہ رات یاد آئی

ہم محبت میں جب ہوئے ناکام
عشق پھر تیری ذات یاد آئی

تم سے مل کر کھلے تھے ہم اکرامؔ
پھول کی پھر ثبات یاد آئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

اب زباں تک یہ آ نہیں پاتی
دل کی ہے بات دل میں رہ جاتی

تیرے کوچے میں آکے کیا کرتا
کیا زمیں آسماں سے مل جاتی

ٹھوکریں در بدر کی کھا کر بھی
کوئی منزل نظر نہیں آتی

صنفِ نازک اگر نہ ہو اکرامؔ
خاک میں کائنات مل جاتی

غزل

جب مرا دل کسی سے ملتا ہے
بے غرض سادگی سے ملتا ہے

بھول جاتا ہوں بے رُخی تیری
جب بھی تو خوش دلی سے ملتا ہے

پھول مسکائے تو یہ کہتا ہوں
لب بھی تیری ہنسی سے ملتا ہے

توڑ دینا تری ادا ہی سہی
دل مرا پھر تجھی سے ملتا ہے

ضبط کرکے سبھی ستم اکرامؔ
تجھ سے دیوانگی سے ملتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

عاشقی جانفزا بھی ہوتی ہے
اور صبر آزما بھی ہوتی ہے

حُسن کو شرمسار کرتا ہے
عشق سے یہ خطا بھی ہوتی ہے

ساز میں نالۂ غمِ جاناں
میرے دل کی صدا بھی ہوتی ہے

عاشقی چاہتوں کی ہے معراج
یہ دلوں کی عطا بھی ہوتی ہے

میری اکرام عشق کی دنیا
کچھ حقیقت نما بھی ہوتی ہے

غزل

تصویر ان کی دل میں چھپائے ہوئے تو ہیں
آنکھوں میں ان کے جلوے سجائے ہوئے تو ہیں

نام ان کا گر زباں پہ نہیں ہے تو کیا ہوا
ہر ہر نفس میں ان کو بسائے ہوئے تو ہیں

ہنستا کسی کو دیکھ کے روئے نہ کیوں یہ دل
غم عاشقی کے جس نے بھلائے ہوئے تو ہیں

ہے تجھ کو اختیار دعا کر نہ کر قبول
مالک ہم اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تو ہیں

جب سے سنا تھا ان کو اندھیروں کا شوق ہے
اکرؔام شمعِ دل کو جلائے ہوئے تو ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

کبھی کانٹوں سے کھیلو گے کبھی پھولوں کو چاہو گے
میں اُتنا یاد آؤں گا مجھے جتنا بھلاؤ گے

کوئی پوچھے گا جب تم سے سبب خاموش رہنے کا
بہت کچھ چاہو گے کہنا مگر کچھ کہہ نہ پاؤ گے

ہماری یاد میں مجبور ہو جاؤ گے رونے سے
یہ آنسو رازِ دل کہہ دیں گے تم جتنا چھپاؤ گے

حسیں تم کو لگیں گی خواب میں مجھ سے ملاقاتیں
مگر پھر جاگنے پر خواب وہ خود کو سناؤ گے

مزا آتا ہے تم کو مجھ سے چھپنے اور ستانے میں
اگر اکرؔام اٹھ جائے تو تم دل پر اٹھاؤ گے

غزل

یہ کشش اب بھی اس کی چاہ میں ہے
ہر قدم میرا اُس کی راہ میں ہے

میکدے میں نہ وہ چمن میں ملا
کیف جو دل کا تیری چاہ میں ہے

ہائے وہ رازِ دل کہ جو اب تک
مثلِ شعلہ ہر ایک آہ میں ہے

دل کی دھڑکن بتا رہی ہے مُجھے
آج پھر تو مری نگاہ میں ہے

عشق کی بے خودی ہے یہ شاید
تو بھی بے چین میری راہ میں ہے

حُسن کو ہی نصیب ہے اکرؔام
جو تجلّی دلِ تباہ میں ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

کیوں کسی اور کو دکھ درد سناؤں اپنے
اپنی آنکھوں سے سبھی زخم چھپاؤں اپنے

شعر لوگوں کے بہت یاد ہیں اوروں کے لئے
تو ملے تو میں تجھے شعر سناؤں اپنے

تیرے رستے کا جو کانٹا بھی میسّر آئے
میں اُسے شوق سے کالر پہ سجاؤں اپنے

سوچتا ہوں کہ بُجھا دوں میں یہ کمرے کا دیا
اپنے سائے کو بھی کیوں ساتھ جگاؤں اپنے

آخری بات مجھے یاد ہے اُس کی اکرام
جانے والے کو گلے سے نہ لگاؤں اپنے

غزل

زندگی جیسی زندگی نہ رہی
رہ گیا سایہ روشنی نہ رہی

کہنے سنّے کا جب مقام آیا
کہنے سنّے کی تاب ہی نہ رہی

عشق کا دردِ عشق ہی درماں
اب ضرورت کسی کی بھی نہ رہی

ہم نہ تھے گرچہ مستحق کرم
اُس طرف سے مگر کبھی نہ رہی

لوٹ لے دولتِ فراق اکرام
فرصتِ غم کبھی رہی نہ رہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

پیار کے دیپ جلالوں گا وہ آئیں تو سہی
راہ میں پلکیں بچھا لوں گا وہ آئیں تو سہی

آ گئے وہ تو بھلا دوں گا میں ہر غم اپنا
اور لگی دل کی بجھا لوں گا وہ آئیں تو سہی

سر ہے کیا چیز ترے پاؤں کے صدقے اے دوست
آسماں کو میں جھکا لوں گا وہ آئیں تو سہی

وہ اگر روٹھ بھی جائیں تو ادا سمجھوں گا
اک غزل کہہ کے سنا لوں گا وہ آئیں تو سہی

پیار کے گیت سنانے کے لئے میں ان کو
بزمِ اکرامؔ سجا لوں گا وہ آئیں تو سہی

غزل

پاس آؤ تو کوئی بات بنے
مسکراؤ تو کوئی بات بنے

روٹھنے سے تو بات بڑھتی ہے
مان جاؤ تو کوئی بات بنے

میں تمہارا نہیں تو کس کا ہوں
یہ بتاؤ تو کوئی بات بنے

میری باہیں سنبھال لیں گی تمہیں
ڈگمگاؤ تو کوئی بات بنے

ہاتھ تو ہر کوئی ملاتا ہے
دل ملاؤ تو کوئی بات بنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر زباں پہ ہے داستاں میری
تم سناؤ تو کوئی بات بنے

دل میں اکرآم کی جو غزلیں ہیں
گنگناؤ تو کوئی بات بنے

غزل

دعا نے کام کیا ہے یقیں نہیں آتا
وہ میرے پاس کھڑا ہے یقیں نہیں آتا

وہ جس کی ایک جھلک کو ترس گئیں آنکھیں
وہ آج جلوہ نما ہے یقیں نہیں آتا

جو سوز بن کے سمایا تھا میرے شعروں میں
وہ ساز بن کے اٹھا ہے یقیں نہیں آتا

حریمِ ناز کا دیکھا کہ آج پہلی بار
درِ نیاز کھلا ہے یقیں نہیں آتا

میں جس مقام پہ آکر رکا ہوں شام ڈھلے
وہیں وہ آکے رُکا ہے یقیں نہیں آتا

بہت خموش تھا اکرآم وہ جو پچھلے دنوں
پر آج نغمہ سرا ہے یقیں نہیں آتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

سب لوگ پوچھتے ہیں محبت میں کیا ملا
میں کیا کہوں کہ یا تو ملا یا خدا ملا

راتوں کی نیند اُڑ گئی دن کا سکوں گیا
کچھ ایسے بانکپن سے وہ کافر ادا ملا

پھولوں کی انجمن سے کہ تاروں کی بزم سے
کیا جانے کس مقام سے اُس کا پتہ ملا

دیکھا اُسے تو روح پہ مستی سی چھا گئی
محسوس یوں ہوا کہ کوئی میکدہ ملا

اکرامؔ تیری دیکھی جو ریشِ دراز تو
بولا خدا کا شکر ہے اک پارسا ملا

غزل

میں نے دنیا میں حقیقت دیکھی
کبھی دوزخ کبھی جنّت دیکھی

عشق پر دل کا سکوں وار دیا
تیری چاہت کی یہ عظمت دیکھی

مسکراتی ہیں نگاہیں تیری
جن میں خاموش شرارت دیکھی

دل کھنچا جاتا ہے تیری جانب
جب سے یہ موہنی صورت دیکھی

نیند بستر پہ نہ آئی اکرامؔ
ہر شکن نے میری حالت دیکھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

آج کی رات پھر کہاں ہو گی
یہ ملاقات پھر کہاں ہوگی

آپ سے پیار تو رہے گا مگر
آپ سے بات پھر کہاں ہو گی

ہم کہیں ہوں گے اور آپ کہیں
شرحِ جذبات پھر کہاں ہو گی

چاند چمکے گا رات بھر لیکن
چاندنی رات پھر کہاں ہو گی

آپ کی بزمِ کیف و مستی میں
اکرؔام سی ذات پھر کہاں ہو گی

غزل

وہ لب کہ جس سے ساغر و مینا دکھائی دے
جنبش جو ہو تو جام چھلکتا دکھائی دے

دریا میں یوں تو ہوتے ہیں قطرے ہی قطرے سب
قطرہ وہی ہے جس میں کہ دریا دکھائی دے

اس تشنہ لب کی نیند نہ ٹوٹے دعا کرو
جس تشنہ لب کو خواب میں جھرنا دکھائی دے

کیسی عجیب شرط ہے دیدار کے لئے
آنکھیں جو بند ہوں تو جلوہ دکھائی دے

کیا حُسن ہے جمال ہے کیا رنگ و روپ ہے
اکرؔام بھیڑ میں بھی وہ تنہا دکھائی دے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزل

آپ سے آنکھ ملانا بھی ہے
اس دل و جاں کو بچانا بھی ہے

آتش عشق سے جلتا ہے دل
اور شعلوں کو بچانا بھی ہے

ہم نے طوفاں میں ڈالی ہے کشتی
اس کو ساحل سے بچانا بھی ہے

بچ کے جائیں کہاں دل والے
کیا کہیں ان کا ٹھکانہ بھی ہے

پھر قدم رک گئے آکر اکرام
دل کو جس راہ پہ جانا بھی ہے

غزل

یہ کیا جادو ہے اے دل دیکھتا ہوں
اُسے اپنے مقابل دیکھتا ہوں

نہ تھا یہ چاند روشن تھی تارے
میں اب اک ماہِ کامل دیکھتا ہوں

جہاں پر عشق سے راہیں سجی ہیں
وہیں میں اپنی منزل دیکھتا ہوں

اشارہ تھا تیرا طوفاں کی جانب
وہاں میں آج ساحل دیکھتا ہوں

کبھی اکرام توڑا تھا کسی نے
وہ ہی ٹوٹا ہوا دل دیکھتا ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یاسمین کی شادی کا گیت

کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
خدا نے جیسے بنایا تجھے (Joel) کے لئے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

تھے تیری چاہتوں کے منتظر بہت لڑکے
تری نظر میں مگر پیار ہے(Joel) کے لئے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

تو تین سال کی تھی انڈیا گئے تھے
کہ نام مکھی کا تو نے وہاں ہی سیکھا تھا
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

تھی ممی ڈیڈی سے ناراضگی کوئی ایسی
تھی چار سال کی دی گھر سے جانے کی دھمکی

بنانا لسٹ ترا اپنی ساری چیزوں کا
اور اپنے ساتھ لے جانا سب اپنی چیزوں کا

ہنسی بہت مجھے آتی ہے سوچ کر وہ دن
کبھی کبھی مجھے پپی وہ یاد آتی ہے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
کبھی کبھی مجھے وہ دن بھی یاد آتا ہے
صفائی دیکھ کر کشمیر کی تیری حیرت
Which country we are in Daddy
سوال کرنا تھا بچپن سے ہی تری عادت
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
تھا ذکر ڈیبیٹوں میں میرے فقروں کا
When the things get tough
The tough gets going
میں تیرے quote یہ کرنے پہ فخر کرتا تھا
میں اب ذکر وہ کر کر کے ناز کرتا ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں بیتے وقت کا ہر لمحہ یاد کرتا ہوں
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

وہ تیری باتیں کہ تھا جن میں فلسفہ ہردم
اور ہاکی ٹیم کی دلچسپیاں بھی تھیں قائم
۱۸ سال کی تھی اور ذہانتیں کیا کیا
تھا کامیابی کا تیری عجیب ہی عالم
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
تو آگے آگے تھی سب چیریٹی کے کاموں میں
بنی Head Perfect اسکول کے زمانے میں
تری طبیعت حسّاس جانتا تھا میں
ترا مزاج تھا نازک یہ مانتا تھا میں
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

تو جینوا میں گئی کیرئیر بنانے کو
تو ماسٹرس تجھے تو وہیں سے کرنا تھا

#

ہمارا آنا وہاں سیر کو بھی تیرے پاس
کبھی کبھی ہراک منظر نظر میں آتا ہے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

ہے یاد تیرا ائیر پورٹ پر وہ گھبرانا
کمال بھیا کی شادی کی چیزوں کا لانا
ترا وہ حالِ پریشان یاد ہے سب کو
جو over weight کا قصّہ تھا یاد ہے سب کو
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
ابن اور عالیہ پھُپّیا جو کہتے ہیں تجھ کو
بھتیجہ اور بھتیجی سے پیار ہے تجھ کو
وہ تیری چاہتیں آپا کی اور بھائی کی
نظر کے سامنے رہتی ہے بات ہر تیری
ہراک کو یاسمین تجھ سے بڑی محبت ہے
ہرایک دل میں عزیزوں کے تیری الفت ہے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جہاں تو جائے دعاؤں کا تجھ پہ سایہ ہو
نیا زمانہ خوشی تیری ساتھ لایا ہو
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے
کہ رخصتی کا سماں دل کو کیوں رُلاتا ہے
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے

زہرا کی شادی کا گیت

چپکے چپکے تجھ کو اکثر یاد کرنا یاد ہے
مجھ کو زہرا تیرے بچپن کا زمانہ یاد ہے

تجھ پہ اپنی شفقتوں کا وہ زمانہ یاد ہے
چھوٹی چھوٹی حرکتوں پر مسکرانا یاد ہے

تیرا ضد کرنا ہمکنا اور وہ رونا تیرا
مسکرا کر پھر مری گودی میں آنا یاد ہے

مدتیں گذریں مگر بھولے نہیں وہ رات دن
تیرا گھر آنا بہن بھائی سے ملنا یاد ہے

Eastlandشوپنگ کو جانے کی تیری تیاریاں
تیرا وہ میرے لئے کپڑوں کا چنّا یاد ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آج بھی گھر میں تری رونق کے وہ دن یاد ہیں
بھائی کمال اور یاسمیں سے آ کے ملنا یاد ہے

آملیٹ کی اور پراٹھوں کی وہ تیاری تری
مل کے سب کے ساتھ وہ کھانا بنانا یاد ہے

آج اماں و عالیہ کہتے ہیں تیری یاد میں
پیاری اپّی پیار وہ کرنا تمہارا یاد ہے

دوست تیری بھابی صبیحہ یاد کرتی ہے تجھے
ان کو بچپن اور اب تک کا زمانہ یاد ہے

تیرے رشتہ دار شادی پر دعا گو ہیں تری
تیرا بچپن اور تیرا ہر زمانہ یاد ہے

کاش ہوتے Zac اور Shep آج شادی میں تری
کہتے ہیں ہم کو تیرا Tinderbox رہنا یاد ہے

Melbourne کے واسطے پہلی دفعہ گھر چھوڑنا
چپکے چپکے یاد تجھ کو کر کے رونا یاد ہے

دیکھا تم کو Fidder on the roof ملبورن میں جب کرتے ہوئے
ممّی ڈیڈی کا خوشی سے مسکرانا یاد ہے

BombayDreams کرتے ہوئے لندن میں اب دیکھا تجھے
چپکے چپکے یاد کر کر کے وہ رونا یاد ہے

تیری شادی پر دعائیں دے رہے ہیں باپ ماں
چپکے چپکے جن کو تیرا یاد کرنا یاد ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیاری بھنّو کا گیت

لو بھنّو بن کے دلہنیا چل دی پی کے نگر
اور سجنی کے دوارے کھڑا ہے اس کا ساوریا

آج روتے ہیں امی جان بابا جان اور بہن بھیا
اور یہ کس کی چلی ننھی بٹیا یہ کس کی چلی پیاری بہنیا

اب سکھیوں نے بھی کیوں چھوڑا ڈھولک پہ تھکے انگلیاں
لو سہیلیوں کا دل دھڑکا و لرزنے لگی زبینا

آخر چل دیے امی جان بابا جان ملنے اور بہن بھیا
لرزنے لگے سب کے لب اور بہنے لگی ہین انکھیاں

جاؤ میری ننّی سی گڑیا اب جاؤ سجنا کے نگریا
کرے خدا حافظ یہ جوڑی رہے حسین اور علی کا سایہ

مکھڑا یہ میں نے کس کا دیکھا کہ شرما گیا چندا
جاتی ہوئی رات رک گئی ہے یہ کس نے ڈالی نظریا

اور نینوں سے بہنے لگے ہیں دھاریں جیسے ساون کی پھواریاں
لرزنے لگے ہیں لب لو چل دی رے بھولی بہنیا

اور دور اک کونے میں کھڑا ہے دلہن کا بڑا بھیا
کہتا ہے خدا حافظ بھنّو مبارک ہو پی کے نگریا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رُشنا کی رُخصتی

آج شادی کی آئی مبارک گھڑی
رُشنا بن کے دلھن پی کی نگری چلی

گوندھ کے لائی مالن ہے سہرے کے پھول
اور گجرے کی مسکائی ہر اک کلی

ہے پلکیں حیا سے جھکائے ہوئے
اور لباسِ عروسی میں رُشنا سجی

دور پردیس سے آئے ہیں رشتہ دار
تائے بابا ترے اور تائی امی تری

آگئے تیری شادی میں بھائی کمال
تیری باجی بھی بھائی اجّی

اپنی بہنوں سے رُشنا ہے رخصت ہوئی
گھر سے جاتی ہے ماں باپ کی لاڈلی

تیری سکھیاں اداسی سے کہنے لگیں
تم بہت یاد آؤ گی پیاری سکھی

وقتِ رخصت کہا تیرے ماں باپ نے
کہ اماں میں دیا تم کو اللہ کی

سر پہ سایہ حسینؑ و علیؑ کا رہے
دعا تائے بابا کے دل نے یہ دی

جا کے سسرال میں خوشی رہو پی کے سنگ
اور تم سے بڑھے شان سسرال کی

اب نئی چاہتیں منتظر ہیں تری
ہو مبارک نیا گھر نئی زندگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com